

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ

نگران اعلیٰ: حافظ رضا اللہ رقف
ایڈیٹر: محمد عظیم حاصل پوری

قرآن و سنت کا ترجمان تبلیغی و اصلاحی



ماہنامہ مجلہ
حاصل پور

الحکمت



ربیع الاول 1437ھ جنوری 2016ء

- کیا جہنم ہمیشہ رہے گی؟
- مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ
- تعصب، نسل پرستی اور اسلام
- نبوی تاریخ نصیحت اور امت مسلمہ کا کردار
- شادی کے بعد عورت کا اپنے نام کے ساتھ شوہر کا نام لکھنا۔۔؟

محمیہ اسلامک ریسرچ سنٹر جالندھر کالونی حاصل پور

0301-6131916 - 0313-2501221

ناشر

مولانا عبداللہ مدنی جھنڈ انگری کی وفات

(مراسلہ: شہباز شا کر حال مقیم سعودی عرب)



علمی، دعوتی، جماعتی اور تعلیمی حلقوں میں یہ خبر نہایت دکھ کے ساتھ پڑھی گی کہ نیپال کے معروف عالم دین مولانا عبداللہ عبداللہ عبداللہ مدنی جھنڈ انگری (صدر مرکز التوحید کرشناگر، نیپال) دل کا دورہ پڑنے سے مختصر علالت کے بعد کاٹھمانڈو میں بروز منگل، 22 دسمبر 2015ء، بوقت دس بجے دن رحلت فرما گئے۔ مولانا کی عمر کم وبیش اکٹھ برس تھی۔ موصوف جماعت اہل حدیث کے نامور اور چوٹی کے علماء میں سے تھے۔ وہ ہندوستان کی مشہور درسگاہ جامعہ سلفیہ بنارس و ندوۃ العلماء لکھنؤ کے تعلیم یافتہ تھے، اور انہوں نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے سند فراغت حاصل کی۔ موصوف کے زیر کارناموں میں مرکز التوحید کا قیام نیز مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات کی تاسیس ہے، وہ تاحیات مرکز التوحید کے صدر اور مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ کے ناظم رہے نیز دونوں کو ہمہ جہت ترقی سے ہمکنار کرنے میں اپنا خون جگر جلایا اور مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ کو ملک کی منفرد نسواں درسگاہ بنادیا۔

عالم اسلام بالخصوص برصغیر ہندو نیپال، سعودی عرب، بنگلہ دیش اور برطانیہ وغیرہ میں مختلف کانفرنسوں میں شرکت فرمائی اور کامیاب نمائندگی کی اور نیپال کے اول مؤقر ماہنامہ مجلہ نور توحید کی داغ بیل ڈالی اور اس کے تاحیات مدیرمسؤل رہے، یوں آپ کا قلم و قراطس سے بڑا گہرا تعلق تھا۔ ترجمہ و تصنیف سے بھی آپ کا گہرا رابطہ تھا، آپ کا ادارہ اختصار مفید کا آئینہ دار ہوا کرتا تھا۔

جمعیت و جماعت سے جڑ کر آپ نے مختلف ذمہ داریوں کو بحسن و خوبی نبھایا، ساتھ ہی مختلف ٹی وی چینلوں سے آپ کی علمی و اصلاحی تقاریر نشر ہوتی رہی ہیں۔

آپ کی وفات پر ملال علمی، تعلیمی و دعوتی دنیا کا عظیم خسارہ ہے، یہ سانحہ نہ صرف مرکز التوحید اور مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے بلکہ ان کے پسماندگان، خاندان اور وابستگان مرکز و مدرسہ کے ساتھ پوری ملت و جماعت کے لئے بڑا ہی اندوہناک اور غمناک ہے۔

ملک و بیرون ملک کے متعدد اہل علم و فضل نے آپ کی وفات پر اپنے شدید رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے تعزیت فرمائی۔ اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی۔



قرآن و سنت کا ترجمان جلیلی و اصلاحی
ماہنامہ مجلہ
اصحاب
جلد نمبر 2



چیف ایڈیٹر

مجیب الرحمن سیاف

شمارہ نمبر 21

ربیع الاول 1437ھ

جنوری 2016ء

چیف ایگزیکٹو

میاں شعیب انجم

معاون ایڈیٹر

زائد محمود بیوانی، نقاری عثمان فاؤنڈی

ایڈیٹر دائر

توفیق احمد گل

(ایڈیٹریٹ ہائی کوٹ)

سب ایڈیٹر

عبدالغفور فاق

مجلس مشاورت

مجلس ادارت

حافظ اسعد محمود سلفی (گوجرانوالہ)

مولانا محمد مالک بھٹنڈر (گوجرانوالہ)

مولانا عبدالمالک مجاہد (گوجرانوالہ)

مولانا رحمت اللہ شاہ کر (گوجرانوالہ)

مولانا حافظ عمران عریف (گوجرانوالہ)

پروفیسر حافظ سعید گلوی (گوجرانوالہ)

مولانا ریاض الرحمن (فورت عباس)

مولانا زاہد ارشد (وہاڑی)

مولانا ابو بکر طارق (گاگو منڈی)

شیخ عبدالستار حماد (میاں چنوں)

مولانا عبد اللہ چشتی (بہاولنگر)

مولانا عبد القدوس (چشتیان)

مولانا عبدالحی عابد (ملتان)

مولانا حبیب الرحمن ضیاء (وہاڑی)

مولانا غلام اللہ (میلہ)

مولانا محمد رفیق طاہر (ملتان)

مولانا قدس الہی (لاہور)

مولانا زبیر گورد اسپوری (بورے والا)

مولانا اسماعیل عتیق (وہاڑی)

رابطہ برائے پرنٹ میڈیا

ای میل نمبر: Hasalpur@gmail.com
Muhammadi.irc@gmail.com
مکتبہ کو انٹرنیٹ پر پڑھنے کے لیے:
www.muhammadi-irc.blogspot.com

زر تعاون

ماہانہ 00 روپے
سالانہ 00 روپے

خط و کتابت

محمد یاسین اسلامک ریسرچ سنٹر
جائیداد کالونی و ہاؤسی روڈ
حاصل پور ضلع بہاولپور 0301-6131916

مکتبہ اہل بیت

محمد عمران اہل بیت
0321-7592205
0306-8917086

نوٹ

مکتبہ اہل بیت اپنے نام مستقل جاری کروانے کے لیے سرکولیشن منیجر کے نمبر پر کال کیجئے۔
ادارہ کا مضمون نگاری رائے سے کلی اتفاق ضروری نہیں

سرکولیشن منیجر

زبیر الرحمن جاسیدی
0313-2501221
062-2442916



اَللّٰہِیْنِہٖ مَحْضَمِیْنِ

3	مجیب الرحمن سیاف	کیا جہنم ہمیشہ رہے گی؟	درس قرآن
5	مجیب الرحمن سیاف	تعصب، نسل پرستی اور اسلام	درس حدیث
7	اشیخ محمد رفیق طاہر	شادی کے بعد عورت کا اپنے نام کے ساتھ شوہر کا نام لکھنا...؟	فقہ و فتاویٰ
10	اشیخ ڈاکٹر جسٹس حسین بن عبدالعزیز آل اشیخ حفظہ اللہ	نبوی تاریخی نصیحت اور امت مسلمہ کا کردار	خطبہ مسجد نبوی
25	محمد عظیم حاصل پوری	جو بادہ کش تھے پرانے اٹھے جاتے ہیں	سوانح
31	مدیر الجامعہ کے قلم سے.....!	جامعہ امام احمد بن حنبلؒ اہل حدیث سٹی قصور کی سرگرمیاں	اخبار جامعہ

فہرست نمائندگان

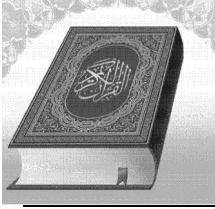
لاہور: مکتبہ اسلامیہ گوجرانوالہ: رانا ثناء احمد گوجرانوالہ: مرزا حافظ عاصم گوجرانوالہ: محمد یحییٰ طاہر
0321-7202700 0333-8124752 0302-8649227 042-37244973

صادق آباد: قاری نعیم صدیقی رینالہ خورو: محمد اشرف ڈوگر وزیر آباد: اسامہ اشرف ملتان: محمد رفیق طاہر
0321-7302283 03066284139 0345-4100060 03016550502

فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ چیچہ وطنی: ماسٹر محمد شاہد میلسی: مولانا یونس تبسم وہاڑی: عبداللہ عزیزی
0302-4962353 0302-7724417 0333-7477737 0412631204

بہاول نگر: محمد ادریس انصاری ہارون آباد: محمد عمران شاکر فورٹ عباس: ریاض الرحمن کچی والا: ابوسامہ ضیاء الرحمن
0302-4400210 03007435242 0301-4913321 03016570300

چشتیاں: قاری عثمان فاروقی مظفر آباد: مہیاں ضیاء الرحمن میلسی: مولانا ضیاء الرحمن محمد آصف سلفی (قصور)
0300-4303536 0302-6256749 03007851291 03369752963



کیا جہنم ہمیشہ رہے گی؟

مجیب الرحمن سیاف

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ
فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ﴾

”جب تک زمین و آسمان رہیں گے وہ اس (جہنم) میں ہمیشہ رہیں گے ہاں مگر جب تیرا
رج چاہے، بے شک تیرا رب کرنے والا ہے جو وہ چاہتا ہے“ (ہود ۱۰۷)

امام شحاکؒ فرماتے ہیں اس سے جنت و دوزخ کے آسمان و زمین مراد ہیں جو چیز سر کے اوپر کی جانب
ہو وہ سماء ہے اور جس پر قدم ٹکے ہوں وہ ارض ہے۔ عرب لوگ جب کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کو
آسمان و زمین کے وجود کے ساتھ مشروط کرتے ہیں تو ان کی مراد اس فعل یا عدم فعل کا دوام ہوتا ہے
۔ الا ماشاء ربك یہ جملہ بظاہر دلالت کر رہا ہے کہ دوزخ کے اندر دوزخی ایک خاص وقت تک رہیں
گے پھر مدت سکونت ختم ہو جائیگی۔ ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کے
جواب احوال آئے ہیں ان سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے کہ جہنم پر
ایک وقت ضرور آئے گا کہ اس میں کوئی نہ ہوگا اور یہ حالت اس وقت ہوگی جب لوگ اس میں صدیوں
تک رہ چکے ہوں گے حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان بھی اسی طرح کا ہے، صوفیاء میں سے شیخ محی الدین ابن
عربی کا قول بھی یہی ہے، لیکن یہ قول صریح آیات و احادیث اور اجماع کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا: فِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ”عذاب میں ہی وہ ہمیشہ رہیں گے“ طبرانی وغیرہ میں
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دوزخیوں سے کہہ دیا جائے
کہ تم کو (دوزخ میں) اتنے برس رہنا ہے جتنی سنگریزوں کی تعداد ہے تو وہ اس کو سن کر خوش ہونگے اور



اگر اہل جنت سے کہہ دیا جائے کہ تم کو (جنت میں) اس قدر رہنا ہے جتنی سنگریزوں کی گنتی ہے تو ان کو سن کر غم ہوگا مگر (ایسا نہ ہوگا) ان سب دوزخیوں اور جنتیوں کے لیے وہاں دوام اور سکونت مقرر کر دی گئی ہے۔ طبرانی الکبیر میں اور حاکم نے معاذ بن جبلؓ کی روایت سے بیان کیا ہے اور حاکم نے اس کو صحیح بھی کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا حضرت معاذؓ وہاں پہنچے تو فرمایا: لوگو! میں اللہ کے رسول کا قاصد ہوں مجھے تمہارے پاس یہ اطلاع دینے کے لیے بھیجا گیا ہے کہ لوٹ کر اللہ کی طرف جانا ہے جنت کی طرف یا دوزخ کی طرف، وہاں دوامی قیام ہوگا بغیر موت کے اور قیام ہوگا بغیر کوچ کے، اور ایسے جسموں کے اندر ہوگا جو کبھی نہیں مریں گے۔ شیخین نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے پھر ایک آواز دینے والا آواز دے گا: اے دوزخ والو! موت نہیں اور اے جنت والو! موت نہیں ہر شخص جس حالت میں ہے ہمیشہ اسی میں رہے گا۔“ بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کہا جائے گا اے اہل جنت دوام ہے موت نہیں اور اہل نار! (دوزخ میں تمہارے لیے) دوام ہے، موت نہیں ہے۔“ ایک اور حدیث میں موت کو ذبح کر دینے کا ذکر ہے اس میں بھی یہ آیا ہے کہ ندا دی جائے گی کہ اہل جنت! موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو! موت نہیں ہے۔

امام بغویؒ لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ مسعودؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ قول کہ ”دوزخ میں ایک وقت آئے گا کوئی نہیں رہے گا“ اگر صحیح روایت سے ثابت ہو جائے تو اس قول کا یہ مطلب ہے کہ جہنم پر ایک وقت ایسا آئے گا جب اس کے اندر کوئی اہل ایمان نہیں رہیگا اور کافروں کو آئیں ہمیشہ رہیں گے۔



تعصب، نسل پرستی اور اسلام

مجیب الرحمن سیاف

((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ نَصَرَ قَوْمَهُ عَلَى غَيْرِ الْحَقِّ فَهُوَ كَالْبَعِيرِ الَّذِي رَدَى فَهُوَ يُنْزَعُ بِذَنْبِهِ))
 ”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی قوم کی مدد غیر حق پر کرے تو وہ اس اونٹ کی مانند ہے جو کنویں میں گر پڑا اور وہ اپنی دم کے ساتھ کھینچا جا رہا ہے۔“ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی العصبیۃ، ۵۱۱۷) شیخ الالبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مرفوع اور مقوف دونوں طرح صحیح ہے۔“

ہر شخص کو اپنی قوم عزیز ہوتی ہے لیکن اپنی قوم کی مدد اسی وقت تک ہو سکتی ہے جب تک وہ حق پر ہے ظلم نہیں کرتی۔ جو شخص اپنی قوم کی مدد ناحق کرتا ہے تو وہ ہلاکت میں پڑ جاتا ہے ایسے شخص کی مثال ایسے اونٹ کی ہے جو کنویں میں گر جائے اور اسے دم سے ساتھ پکڑ کر کھینچنے کی کوشش کی جائے تو وہ نہیں نکل سکتا بلکہ کنویں کے اندر ہی رہے گا۔

اس حدیث میں نسل پرستی اور قوم پرستی کی مذمت بیان کی جا رہی ہے کہ جو شخص ناحق اپنی قوم کی حمایت کرے گا تو وہ واضح ہلاکت میں ہے اسی عمل کو عصبیت کہا جاتا ہے عصبیت اور قوم پرستی ایسا خطرناک عنصر ہے کہ جس کی وجہ سے اسلام کی اشاعت اور ترویج میں بڑی بڑی رکاوٹیں کھڑی ہو جاتی ہیں۔

ہمارے معاشرے میں قوم پرستی، نسل پرستی اور علاقہ پرستی بہت زیادہ پائی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ اسلام کی اشاعت نہیں ہو رہی ہم لوگ غیر علاقے، غیر قوم اور غیر زبان شخص کو قبول نہیں کرتے تنگ نظری کا مظاہرہ کرتے ہیں اپنے آپ کو بہتر اور دوسرے کو کم تر سمجھتے ہیں ہر ممکن ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ہم لوگ آگے رہیں ہماری بات تسلیم کی جائے اگرچہ غیر شخص حق پر ہی کیوں نہ ہو ہم اس کا لحاظ نہیں رکھتے



اس قبیح فعل سے اسلام منع کرتا ہے اور ہمیں بحیثیت مسلم و مومن ایک ہونے کا اور باہمی تفاخر اور تعصب کو ختم کرنے کا حکم دیتا ہے۔

صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی ہے کہ تم تواضع کرو یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور ظلم نہ کرے۔“

قوم، قبیلے، علاقے اور زبان سے محبت ہونا فطری بات ہے لیکن اس محبت کی آڑ میں کسی پر ظلم و زیادتی نہ کی جائے حق کا ساتھ دیا جائے اگرچہ حق والا غیر قوم اور علاقے سے ہی کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

”اے ایمان والو! انصاف کے ساتھ اللہ کے لیے گواہی دینے والے بن جاؤ اگرچہ تمہارے

یا تمہارے والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔“ (النساء ۱۳۵)

نبی ﷺ نے جہاں کفر و شرک اور جہالت کو ختم کرنے کی کوششیں کیں وہیں آپ ﷺ نے خاک اور خون، بلندی اور پستی کی تفریق کو بھی مٹایا، مساوات اور باہمی اتحاد و یگانگت کا درس دیا رنگ و نسل، قوم و زبان، ملک و ملت کی مذموم دیواروں کو مسمار کرنے کی تعلیم دی اور ارشاد فرمایا: ”نہ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت ہے نہ کسی عجمی کو عربی پر“

قوم اور برادری کے تفاخر کو یہ کہہ کر مٹا دیا: ”اللہ نے تم سے جاہلیت کی نخوت اور آباء پر فخر کو ختم کر دیا ہے آدمی مومن متقی ہے اور فاجر بد بخت ہے، تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے ہیں لوگ اپنی قوموں پر فخر کرنا ضرور ترک کر دیں بے شک وہ تو جہنم کے کونسلے ہیں یا وہ اللہ کے نزدیک اس کیڑے سے بھی زیادہ حقیر ہیں جو اپنی ناک نجاست کو دھکیلتا ہے۔“ (ابوداؤد، ۵۱۱۶)

یہ قومیں اور قبائل فخر و ریاء، غرور و تکبر اور تعصب و قوم پرستی کے لیے نہیں بلکہ اللہ نے شناخت اور پہچان کے لیے بنائے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”تمہارے نسب نامے کسی دوسرے کو گالی گلوچ کرنے کے لیے نہیں ہیں تم سب برابر کے آدم علیہ السلام کے بیٹے ہو کسی کو کسی پر فضیلت نہیں ہاں فضیلت دین و تقویٰ سے ہے انسان کو یہی برائی کافی ہے کہ وہ بدگو، بخیل اور فحش کلام ہو“



شادی کے بعد

عورت کا اپنے نام کے ساتھ شوہر کا نام لکھنا...؟



اشیخ محمد رفیق طاہر

سوال ہمارے معاشرہ میں اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ شادی کے بعد خواتین اپنے نام کے ساتھ شوہر کا نام لگا لیتی ہیں۔ کچھ اہل علم اسے غلط قرار دیتے ہیں۔ انکا کہنا ہے کہ یہ مغربی روایت ہے دین اسلام میں اسکا ثبوت نہیں ملتا۔ اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے باپ کے سوا کسی طرف نسبت کرنے سے منع کیا ہے۔ جبکہ کچھ اسے صحیح قرار دیتے ہیں۔ ان دو متضاد نظریات میں سے صحیح کونسا ہے؟

الجواب بعون الوهاب ومنه الصدق والصواب والیہ المرجع والمآب

حدیث میں جس کام سے منع کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے اصل والد کی جگہ کسی دوسرے کو اپنا باپ ظاہر کرے۔

سیدنا واثلہ بن الأسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((
 إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يَدَّعَى الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ)) ”بڑے بڑے
 جھوٹوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کوئی بھی شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی اور (کا بیٹا ہونے)
 کا دعویٰ کرے۔“ صحیح بخاری (۳۵۰۹)

اسی طرح سیدنا سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ، فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ))
 ”جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنے نسب کا دعویٰ کیا حالانکہ وہ جانتا ہے
 کہ وہ اسکا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے۔“ صحیح البخاری (۶۷۶۶)



اسی بات سے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بھی بایں طور منع فرمایا ہے :

﴿ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ
فِإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ﴾

”ان (منہ بولے بیٹوں) کو انکے (اصل) باپوں کے نام سے پکارو یہی اللہ کے نزدیک
زیادہ انصاف والی بات ہے۔ اگر تمہیں انکے آباء کا علم نہیں ہے تو وہ تمہارے دینی بھائی اور
دوست (یا غلام) ہیں۔“ (الأحزاب: ۵)

البتہ اپنے نام کے ساتھ والد کے سوا کسی کا نام لگانا یا اسکی طرف نسبت کرنا اس انداز سے ہو جس
سے ولدیت تبدیل نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نسبت
اپنے دادا کی طرف کرتے ہوئے فرمایا:

((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ))

میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں صحیح البخاری: (۲۸۶۴)
اسی طرح سیدنا مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ الاسود بن عبد یغوث الزہری کے زیر پرورش تھے جس
بناء پر وہ مقداد بن الاسود مشہور ہو گئے حالانکہ انکے والد کا نام عمرو بن ثعلبہ بن مالک البہرانی الکندی تھا۔
چونکہ انکی ولدیت معروف تھی کہ یہ کس کے بیٹے ہیں۔ سوا اسلام نے مقداد بن الاسود کہنے یا کہلانے پر
کوئی نکیر نہیں کی۔ یاد رہے کہ یہ بدری صحابی ہیں اور چھٹے مسلمان ہیں۔ انکی وفات مدینہ سے قریب
جرف نامی جگہ پر ۳۳ ہجری کو ہوئی۔

اسی طرح اسلام میں خواتین کی نسبت خاوند کی طرف کرنا بھی ممنوع نہیں ہے جیسا کہ عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا جب زکاۃ کے بارہ میں مسئلہ پوچھنے کے لیے آئیں تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ زینب مسئلہ پوچھنے کے لیے آئی ہے اور وہ اندر آنے کی اجازت چاہتی
ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا کہ کونسی زینب ہے؟ تو جواب دیا گیا:

أُمُّ رَأَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كِي بِي بِي ہیں۔ صحیح البخاری: (۱۴۶۲)

یہاں بھی زینب رضی اللہ عنہا کی نسبت انکے خاوند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف کی



گئی۔ اس طرح اور بھی بہت سی مثالیں ملتی ہیں کہ عورت کی نسبت اسکے خاوند کی طرف دور نبوی میں بھی کی جاتی تھی۔ بالخصوص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا تذکرہ ہوتا تو انکے نام کے ساتھ والد کا نام ذکر کرنے کی بجائے زوجہ رسول کہہ کر تذکرہ کیا جاتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خاوند کا نام اپنے نام کے ساتھ لگانا کوئی عیب نہیں اصل عیب اور ممنوع اور حرام کام اپنے والد کے سوا کسی اور کو اپنا باپ قرار دے لینا ہے۔

اور پھر ہمارے معاشرہ میں عورتوں کے نام عموماً باپ کے نام سے خالی ہوتے ہیں مثلاً مریم بی بی شمیمہ کوثر زبیدہ خاتون وغیرہ اور شادی کے بعد اپنے نام کا دوسرا حصہ ختم کر کے وہ اسکی جگہ خاوند کا نام لگالیتی ہیں جیسے مریم رشید شمیمہ طالب زبیدہ ارشد وغیرہ۔ تو اس سے کسی قسم کا اشتباہ پیدا ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ عورت کو جاننے والے بھی جانتے ہیں کہ اسکے نام کا دوسرا حصہ اسکے خاوند کا نام ہے جو کہ اس نے خاوند کی محبت میں اپنے نام کے ساتھ ملا لیا ہے۔ بعض لڑکیوں کے نام ابتداء میں والد کے نام کے لاحقہ پر مشتمل ہوتے ہیں جیسے "حمندہ سلم" عائشہ اختر، آمنہ آصف "ان ناموں میں سلم" اختر، آصف انکے والد کا نام ہوتا ہے اور شادی کے بعد وہ اس کی جگہ اپنے خاوند کا نام لگالیتی ہیں جیسے "حمندہ اشرف" عائشہ فضل، آمنہ اکرم وغیرہ۔ تو یہ بھی انکے جاننے والوں سے بھی کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ انکے خاوندوں کے نام ہیں۔ اور اس طرح کرنا ولدیت تبدیل کرنا نہیں بلکہ نام تبدیل کرنا کہلاتا ہے۔ اور نام عمر کے کسی بھی حصہ میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ شریعت میں اس بارہ کوئی ممانعت نہیں ہے۔ بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مناسب موقعوں پر مختلف لوگوں کے نام تبدیل فرمائے ہیں۔ اور اپنے نام کے ساتھ خاوند کا نام لگانے کو مغربی معاشرہ کی روایت قرار دینا سراسر نا انصافی ہے۔ کیونکہ اہل مغرب کی روایت میاں بیوی والی نہیں بلکہ انکی روایت تو بوائے فرینڈ اور گرل فرینڈ والی ہے۔ جنکی دوستیاں صرف شہوت رانی کے لیے ہوتی ہیں یا کسی اور مطلب کی حد تک۔ فندبر !



بتاریخ 18 دسمبر 2015

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ مسجد نبوی

نبوی تاریخی نصیحت اور امت مسلمہ کا کردار

خطیب: فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر جسٹس حسین بن عبدالعزیز آل الشیخ حفظہ اللہ
ترجمہ: شفقت الرحمن مغل (جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سعودی عرب)

www.facebook.com/kmnurdu

”الشیخ حفظہ اللہ نے ۷- ربیع الاول - ۱۴۳۷ کا خطبہ جمعہ مسجد نبوی میں بعنوان ”نبوی تاریخی نصیحت اور امت مسلمہ کا کردار“ ارشاد فرمایا، جس کے اہم نکات یہ تھے: ☆ امت مسلمہ کے موجودہ حالات اور تجربے ☆ سنگین مسائل سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ☆ ان حالات کیلئے مخصوص نبوی تاریخی نصیحت کی اہمیت ☆ نبوی نصیحت کی خصوصیات ☆ نبوی نصیحت ☆ اہل علم کے ہاں اس کا مقام ☆ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا مطلب ☆ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے نتائج ☆ اللہ تعالیٰ کتنے انداز سے بندے کی حفاظت فرماتا ہے؟ ☆ سلف صالحین کا عملی نمونہ ☆ پوری امت مسلمہ کی زبان حال کا اقرار ☆ امن و امان کب ملے گا؟ ☆ امن و امان کے حصول کیلئے شرائط ☆ تاریخی حقائق ☆ اللہ کا وعدہ آج بھی قائم و دائم ہے ☆ رومی لشکر کے مقابلے میں ۲۰ ہزار جاثرا ☆ امت مسلمہ کو موجودہ صورت حال میں اللہ کی حفاظت حاصل ہوگی؟ ☆ مسلمانوں کی زبوں حالی اور عالمی اداروں کی بجرمانہ خاموشی ☆ عالمی برادری صورت حال کا جائزہ لے وگرنہ نقصان اٹھانا پڑے گا ☆ عالمی مسائل کا حل مستحقین کے حقوق ادا کر کے ہی ملے گا ☆ نوجوانوں اور حکومتی ادارے اپنے واجبات خوش اسلوبی سے ادا کریں۔“

پہلا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو نیک لوگوں کا ولی ہے، وہی مومنوں کا محافظ اور متقی لوگوں کا مددگار ہے،



میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ اکیلا اور یکتا ہے، وہی اولین و آخرین کا معبود ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، آپ ہی مصطفیٰ اور امین ہیں، اللہ ان پر، ان کی آل، اور تمام صحابہ کرام پر رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔

مسلمانو!

میں اپنے آپ اور تمام سامعین کو تقویٰ الہی اختیار کرنے کی نصیحت کرتا ہوں، نیز خلوت و جلوت میں اسی کی اطاعت پر زور دیں، کیونکہ اطاعت کا مایابی اور تقویٰ کا امرانی کا باعث ہے۔

مسلمانو!

امت اسلامیہ اس وقت مشکلات اور متعدد بحرانوں کی زد میں ہے، جس میں سیاسی، سماجی، اقتصادی، اور امن و امان سے متعلق بحرانوں سمیت دیگر بہت مسائل شامل ہیں، اس صورت حال میں دانشور مستقبل کیلئے ایسے وزن کے منتظر ہیں جو امت مسلمہ کو موجودہ صورتحال سے نکال باہر کرے، چنانچہ اس کیلئے مفکرین نے اپنی رائے پیش کی، سیاسی لوگوں نے اپنے اپنے حل سامنے رکھے، اہل قلم نے اپنے نظریات تحریر کیے، ان حالات کے اسباب سے متعلق الگ الگ تجزیے سامنے آئے، مسائل کے حل اور بحران سے نکلنے کے مختلف راستے منظر عام پر آئے، بڑی تعداد میں سیمینار اور کانفرنسیں منعقد کی گئیں لیکن کوئی افادہ نہیں ہوا، لیکن اب پوری امت کو اجتماعی، قومی، انفرادی حیثیت سمیت حکومت و عوام سب کو خواب غفلت سے بیدار ہونے کا وقت آچکا ہے، انہیں اسلام کی روشنی میں مثبت اور کارگر حل اپنانے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ امت اسلامیہ کو مسائل، بحرانوں، اور مشکلات سے نکلنے کا راستہ ایک ہی جگہ سے ملے گا، اور وہ ہے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کا صحیح فہم۔

اسلامی بھائیو!

یہ نصیحت سنو جو معلم انسانیت، سید الخلق ہمارے نبی محمد ﷺ کی طرف سے ملی ہے، آپ کی یہ نصیحت اس امت کیلئے سرمدی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے، اسی کے ذریعے زندگی خوشحال، تمام لوگ خوش و خرم اور ترقی یافتہ بن جائیں گے، یہ دستاویز ہر وقت ہماری آنکھوں کے سامنے ہونی چاہیے، ہمارے تمام امور پر اسی دستاویز کا اختیار ہو، ہماری نقل و حرکت اسی کی روشنی میں ہو، بلکہ ہمارے ارادوں اور



اہداف کی تصحیح بھی اسی کے رنگ میں ہونی چاہیے۔

یہ ایسی نصیحت ہے جس میں کسی طبقے کو ترجیح نہیں دی گئی، اس میں کسی قسم کا تعصب نہیں ہے، اور نہ ہی وقتی مصلحت کا رفرما ہے، یہ نصیحت ایسی شخصیت کی ہے جس کی زبان خواہش پرست نہیں ہے، بلکہ ان کی ہر بات وحی ہوتی ہے، یہ محمدی دستاویز اور روشن نصیحت ہے، یہ پوری امت کو خوشحال زندگی کیلئے کھڑا کر سکتی ہے، اسی طرح خیر و عافیت، عزت، صلاحیت، قوت، ترقی، خوشحالی، اتحاد اور اتفاق کی صورت میں ثمر آور بھی ہے، یہ نصیحت فرمان باری تعالیٰ سے ماخوذ ہے:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ)

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی بات بانو، جب بھی وہ تمہیں زندگی بخش امور کی دعوت دیں۔ (الأنفال: ۲۴)

مسلمان اس وقت خواب غفلت میں جس کی وجہ سے اجتماعی احیاء از بس ضروری ہے، جس میں فرد، قوم، اور وسائل پر توجہ مرکوز ہو، اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت سے ملنے والی زندگی ایک ایسی زندگی ہے جو ایمانی قوت پر قائم ہوتی ہے اور اس کے بغیر کسی بھی بحران کا سامنا کرنا ممکن نہیں ہے، یہ احیاء کی کامل اور واضح ترین صورت ہوگی، اسی سے خوشحالی، پر امن زندگی، سلامتی، خیر و عافیت، اور تمام شعبہ ہائے زندگی میں ترقی بھی ملے گی۔

مسلمانو!

اس نصیحت پر عمل پیرا ہونے سے عزت لازمی ملے گی، بلکہ دونوں جہانوں میں بھی شان و شوکت ملے گی، اور ایسا کیوں نہ ہو؟ فرمان باری تعالیٰ ہے

(لَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ)

اور ہم نے آپ کی جانب کتاب نازل کی جس میں تمہارے لیے نصیحت ہے۔ (الأنبياء: ۱۰)

اسی طرح فرمایا:

(فَمَنِ اتَّقَى وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ)

متقی اور اصلاح کرنے والوں پر کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہونگے (الاعراف: ۳۵)



فرد اس نصیحت پر عمل پیرا ہوئے بغیر ضائع ہوتا رہے گا، جبکہ اس دستاویز کے مضامین سے دوری پوری قوم کیلئے تباہی و بربادی کا پیش خیمہ ثابت ہوگی، اور حکمرانوں کیلئے برے نتائج برآمد کرے گی، یہ دستاویز مسلمان کو بنیادی عقائد سے جوڑ کر عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ بھی کرتی ہے، اس پر عمل امت کو درپیش مسائل کا منفرد حل ہے انہی مسائل کی آڑ میں اس امت کے نظریات، اقدار، وسائل، اور امتیازی خصوصیات کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تم لوگوں سے آگے اس لیے نکلے ہو کہ تم نے اس دین کی آبیاری کی ہے۔

اللہ آپ سب کی حفاظت فرمائے! آئیں ہم اس عظیم نصیحت، اور سرمدی دستاویز کو اس پر عمل کر کے اس کا عملی نمونہ بننے کیلئے غور سے سنیں! امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرماتے ہوئے ہماری اصلاح فرما دے، چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں ایک دن نبی ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: (لڑ کے! میں تمہیں کچھ باتیں سکھاتا ہوں تم اللہ کی حفاظت کرو وہ تمہاری حفاظت کریگا، تم اللہ کی حفاظت کرو، تم اسے اپنی سمت میں پاؤ گے، جب بھی مانگو اللہ ہی سے مانگو، اور جب بھی مدد طلب کرو تو اللہ سے ہی مدد مانگو، یہ بات ذہن نشین کر لو کہ اگر پوری قوم تمہیں کوئی فائدہ پہنچانے کیلئے متحد ہو جائے، تو وہ تمہیں وہی فائدہ پہنچا سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ تمہیں کسی نقصان پہنچانے کیلئے متحد ہو جائیں تو وہی نقصان تمہیں پہنچا سکے گی جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، (اس فیصلے پر) قلم اٹھالیے گئے ہیں اور قرطاس خشک ہو چکے ہیں) اس روایت کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور اسے حسن صحیح قرار دیا ہے۔

ترمذی کے علاوہ ایک جگہ یہ الفاظ ہیں (تم اللہ کی حفاظت کرو، تم اسے اپنے سامنے ہی پاؤ گے، تم خوشحالی میں اللہ کو پہنچاؤ، وہ تمہیں تنگی میں پہنچانے گا، یہ بات ذہن نشین کر لو کہ: جو چیز تمہیں نہیں ملنی وہ کبھی تم پانہیں سکتے، اور جو چیز تم تک پہنچ گئی وہ کبھی تم سے چوک نہیں سکتی تھی، یہ بھی یاد رکھو! غلبہ صبر سے اور فراوانی تنگی کے ساتھ آتی ہے، اور ہر مشکل کے بعد آسانی ہے۔

اہل علم کہتے ہیں اس حدیث میں اہم دینی امور سے متعلق انتہائی عظیم نصیحتیں موجود ہیں، حتیٰ کہ کچھ علمائے کرام نے یہاں تک کہہ دیا کہ میں نے اس حدیث پر غور کیا تو میں مدہوش ہو گیا، ایسا لگا کہ مجھے



کچھ ہو رہا ہے، بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم اس حدیث کے مطلب و مفہوم سے بالکل نا بلد اور اس کا معنی بہت کم سمجھتے ہیں حقیقت بھی ایسے ہی ہے کہ آج کل لوگوں کو اس حدیث کے الفاظ کا ہی علم نہیں ہے معنی اور مفہوم سمجھنا تو دور کی بات ہے، اور اس پر عمل پیرا ہونا تو مزید ناممکن ہے!!
مسلمانو!

اللہ کی حفاظت کا مطلب حدودِ الہی کی پاسداری، حقوقِ اللہ کی ادائیگی، احکاماتِ الہی کی بجا آوری، اور ممنوعہ کاموں سے مکمل اجتناب ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:
(هَذَا مَا تَوْعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيفٍ، مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَنَ الْغَيْبَ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ)

یہ ہے تم سے کیا ہوا وعدہ جو حدود کی حفاظت اور توبہ کرنے والوں کیلئے ہے، جو رحمن سے بن دیکھے ڈرتے رہے، اور (آج) رجوع کرنے والے دل کیساتھ آئے ہیں۔ (ق: ۳۲-۳۳)
اس حفاظت میں دل اور پیٹ کی ہر اعتبار سے نگرانی ضروری ہے، چنانچہ امام ترمذی رحمہ اللہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ذکر کیا ہے کہ: اللہ سے کما حقہ حیا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ ذہن میں آنے والی ہر فکر اور پیٹ میں جانے والی ہر چیز کا خیال کریں۔

حصولِ حفاظتِ الہی کیلئے اعضاءِ کج روی، اور حواسِ بے راہ روی سے محفوظ رہنے چاہئیں؛ آپ ﷺ کا فرمان ہے (جو شخص مجھے اپنے جبروں کے درمیان (زبان) کی اور اپنی ٹانگوں کے درمیان (شرمگاہ) کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں) صحیح بخاری۔

یہ حفاظت شہوت کی وجہ سے معاشرے اور افراد کو گمراہ ہونے سے روکتی ہے، یا انہیں بلند اخلاقی اقدار اور اچھی صفات سے بٹنے نہیں دیتی، فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

(وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا)

اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور خواتین، اللہ کا خوب ذکر کرنے والے مرد اور خواتین ان کیلئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجرِ عظیم تیار کیا ہوا ہے۔ (الأحزاب: ۳۵)



مسلم اقوام!

دین کا اصول ہے کہ: جیسا کرو گے ویسا بھرو گے، چنانچہ جس شخص نے ذکر شدہ مفہوم کے مطابق اللہ کی حفاظت کی تو اسے بھی اللہ کی طرف سے مکمل حفاظت اور اہتمام حاصل ہوگا، جس میں دینی و دنیاوی ہمہ قسم کی حفاظت شامل ہوگی، اس کی تمام ضروریات پوری ہوگی، اور ہمہ قسم کی ضرر رساں اشیا سے بچاؤ بھی حاصل ہوگا۔

اہل علم کہتے ہیں: اللہ کی طرف سے بندے کی حفاظت دو انداز سے ہوتی ہے۔

پہلا انداز یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے دین اور ایمان کی گمراہ کن شبہات اور حرام شہوت سے حفاظت کرے، چنانچہ دین سے متصادم تمام چیزوں میں اللہ تعالیٰ رکاوٹیں پیدا فرمادے، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

(كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ)

ہم نے اسی طرح (یوسف سے) برائی اور فحاشی کو موڑ دیا، بیشک وہ ہمارے خاص بندوں میں سے ہے۔ (یوسف ۲۴)

دوسرا انداز یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ بندے کی دنیاوی ضرورتوں اور مفاد کی حفاظت فرمائے، مثلاً: جسم و جان، اولاد، اہل و عیال، اور مال کی حفاظت فرمائے، اس بارے میں فرمان باری تعالیٰ ہے۔

(لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ) (الرعد: ۱۱)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ فرشتے اللہ کے حکم سے بندے کی حفاظت کرتے ہیں، لیکن جب تقدیری معاملہ آجائے تو اس میں رکاوٹ نہیں بنتی۔

حافظ ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں اللہ کی حفاظت کرنے والے کو اللہ کی طرف سے تعجب خیز تحفظ حاصل ہوتا ہے کہ طبعی طور پر موزی جانور بھی اس کے محافظ بن جاتے ہیں، جیسے کہ نبی ﷺ کے غلام سفینہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا تھا کہ انکی سمندر میں کشتی ٹوٹ گئی اور وہ کسی جزیرے میں جا پہنچے، وہاں پر ایک شیر دیکھا جو سفینہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ساتھ چلنے لگا اور انہیں صحیح راستے تک پہنچا دیا۔

بلکہ رسول اللہ ﷺ نے یہی مفہوم اپنی اس نصیحت میں تاکید کے ساتھ بیان فرمایا (تم اللہ کی حفاظت



کرو، تم اسے اپنی سمت میں ہی پاؤ گے) چنانچہ جو شخص بھی حدود اللہ کی پاسداری کرے، حقوق اللہ کا اہتمام کرے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفظ و امان میں گھیر لیتا ہے، پھر اسے مزید کی توفیق اور سیدھے راستے پر بھی رکھتا ہے، بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کی تائید و مدد بھی حاصل ہوتی ہے:

(إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَالَّذِينَ هُمْ مُحْسِنُونَ)

بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کیساتھ ہے جو ڈرتے ہیں، اور جو احسان کرتے ہیں (النحل: ۱۲۸)

اللہ کی قسم! اگر امت اسلامی تعلیمات کی پاسداری اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات کے مطابق کرے تو اللہ تعالیٰ ہرنگی ترشی سے اس کیلئے نکلنے کا راستہ بنا کر ہر زحمت کو رحمت میں بدل دے گا۔

قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں جو شخص بھی تقویٰ الہی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوگا، اور جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو تو وہ ایسی قوت کے ساتھ ہے جو کبھی مغلوب نہیں ہوتی، ایسے پہرے دار کیساتھ ہے جو کبھی نہیں سوتا، اور ایسے رہنما کیساتھ ہے جو کبھی بھٹکتا نہیں ہے۔

سلف صالحین میں سے کسی نے اپنے بھائی کی طرف خط لکھا..... حمد و صلاۃ کے بعد..... اگر اللہ تمہارے ساتھ ہے تو کس سے ڈر رہے ہو؟ اور اگر اللہ تعالیٰ ہی تمہارے خلاف ہے تو پھر کس سے امید لگائے بیٹھے ہو؟ اللہ تعالیٰ سے دعا کہ اللہ تعالیٰ اس امت کی حقیقی زبان اور زبان حال کو اس جملے کے مطابق گویا ہونے کی توفیق دے۔

اسلامی بھائیو!

حفاظت کی اس دوسری قسم کا یہ بھی مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نیک آدمی کی وفات کے بعد اس کی اولاد کی حفاظت فرمائے، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے (وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا) اور ان کا والد نیک آدمی تھا (الکہف: ۸۲)، اس آیت کی تفسیر میں یہ کہا گیا ہے کہ ان یتیم بچوں کی حفاظت ان کے نیک اور متقی والد کی وجہ سے ہوئی، جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔ (وَلْيَحْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكَوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا) لوگوں کو اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ اگر وہ اپنے پیچھے ننھی منی اولاد چھوڑ جائیں تو انہیں انکے متعلق کتنا اندیشہ ہوتا ہے۔؟ لہذا انہیں اللہ سے ڈرتے رہنا چاہئے اور جو بات کریں صاف اور سیدھی کریں (النساء



۹: جسے اللہ تعالیٰ لڑکپن اور جوانی کے وقت سے ہی اپنی تحویل میں لے لے تو اللہ تعالیٰ بڑھاپے اور کمزوری کے وقت بھی حفاظت میں فرماتا ہے، چنانچہ اس کی سماعت، بصارت، اور طاقت بڑھاپے میں بھی قائم رہتی ہے، یہی وجہ ہے کہ کچھ سلف صد سالہ عمر ہونے کے باوجود مضبوط عقل و جوارح کے مزے لیتے رہے، تو ان میں سے کسی عمر رسیدہ شخص نے زوردار چھلانگ لگائی تو اس تعجب خیز حرکت کے بارے میں پوچھا گیا، جس پر انہوں نے کہا: ان اعضا کو ہم نے ابتدائی عمر میں گناہوں سے محفوظ رکھا، تو بڑھاپے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں ہمارے لیے محفوظ رکھا۔

مسلم اقوام!

پوری امت فرد ہو یا قوم، ان کی ذمہ داریاں کسی بھی قسم کی ہوں، ان کا مقام کیسا بھی ہو، جب بھی شریعت الہی کی پاسداری کرے اور سچے دل سے ایمان لانے کیساتھ ساتھ اپنے ہر معاملے میں اللہ کے سامنے سرنگوں ہو جائے، نفسانی خواہشات اور قلبی شہوت سے پاک ہو جائے، سیاسی، اقتصادی، سماجی اور دیگر امور منج الہی اور سنت رسول اللہ ﷺ کے موافق ہوں، جس وقت بھی خالص اسلام کو اپنی حیات کے تمام شعبہ ہائے زندگی اور مراحل کیلئے طرز زندگی اپنائیں، اپنے تعلقات، مصروفیات، اور ہمہ قسم کی نقل و حرکت کیلئے اسلام سنگ میل ہو تو اسی وقت اللہ کی طرف سے تمام مصیبتوں، تکلیفوں، بحرانوں اور فتنوں سے تحفظ ملے گا، اس امت کو اسی وقت امن، استحکام، شان و شوکت، اور غلبہ حاصل ہوگا، فرمان باری تعالیٰ ہے۔

(الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ)
جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کیساتھ ظلم (شرک) کی آمیزش نہ کی تو انہی لوگوں کیلئے امن ہوگا، اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہونگے۔ (الأنعام: ۸۲)

جس وقت بھی امت ایمان باللہ، اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں مکمل طور پر رنگی جائے گی، یہی رنگ پوری امت کے طرز زندگی، اہداف اور تمام سرگرمیوں کیلئے رہبر و رہنما بنے تو ہمہ قسم کا امن حاصل ہوگا، چاہے امن کا تعلق دشمنوں سے ہو یا کسی خطرے سے انہی سیاسی، اقتصادی، معاشرتی ہر طرح کا امن حاصل ہوگا۔



جس وقت تمام مسلمان اپنے دین کو حقیقی معنوں میں سمجھ لیں اسلام کے اصولوں کو پہچان لیں، بدعات اور شہوات ایک جانب رکھ کر اسلام کیلئے سچے دل سے کام کریں، اس کیلئے ظاہری اسباب اپنائیں، اپنے آپ کو تیار کریں، وسائل مہیا رکھیں تو اللہ تعالیٰ بھی انہیں زمین کی سلطانی عطا کریگا اور ان کی شان و شوکت بڑھائے گا، ان کی بات میں وزن بھی ہوگا، اور دشمن ان سے مرعوب رہیں گے، سب مسلمانوں کیلئے خیر و بھلائی، اور سلامتی میسر ہوگی، کیونکہ:

(وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ)

حقیقی غلبہ اللہ، اس کے رسول اور مؤمنوں کا ہی ہوگا (المنافقون: ۸)

امت اسلامیہ جس وقت بھی سخت آزمائش میں مبتلا ہو، دہشت زدہ ہو کر امن طلب کرے، ذلت کے دنوں میں عزت کی تلاشی ہو، پسماندہ حالات میں ترقی و استحکام کی خواہاں ہو، اسے کسی صورت میں یہ باتیں حاصل نہیں ہوں گی یہاں تک کہ اللہ عز و جل کی لگائی ہوئی شرطیں پوری نہ کرے، اور وہ ہیں اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت، اسلامی شریعت پر مکمل رضامندی اور اللہ کے ہاں پسندیدہ منہج کا نفاذ، تب جا کر اس امت سے فساد و کمزوری کا خاتمہ ہوگا، اس امت سے خوف، پریشانی اور عدم استحکام کا بور یا بستر گول ہوگا، بلکہ زمین کی کوئی بھی طاقت اس کے راستے میں کھڑی نہیں ہو سکے گی؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ، وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ)

جب میری طرف سے تمہیں کوئی ہدایت پہنچے، جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا وہ نہ بھٹکے گا نہ بدبخت ہوگا اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے گا اس کے لیے دنیا میں تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے روز ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔ (طہ: ۱۲۳-۱۲۴)

اسلامی بھائیو!

پوری تاریخ میں جب بھی امت مسلمہ اس منہج سے دور ہوئی تو اسے زوال پذیر اور ذلیل و رسوا ہونا پڑا، امت مسلمہ کا رعب و دبدبہ جاتا رہا، اور سب لوگوں میں خوف و ہراس سرایت کر گیا، نیز دشمنوں نے بھی



ان پر چڑھائی کی، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّى هَذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ)

بھلا جب (احد کے دن) تم پر مصیبت آئی تو تم چلا اٹھے کہ یہ کہاں سے آگئی؟ حالانکہ اس سے دو گنا صدمہ تم کافروں کو پہنچا چکے ہو، آپ ان مسلمانوں سے کہہ دیں یہ مصیبت تمہاری اپنی ہی لائی ہوئی ہے (آل عمران ۱۶۵)

آپ ﷺ نے فرمایا: (جب تم بیع العینہ کرنے لگو، اور بیل کی دم پکڑ کر کھیتی باڑی پر ہی راضی ہو جاؤ، جہاد چھوڑ دو، تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا، اور اس وقت تک تم سے دور نہیں فرمائے گا جب تک تم اپنے دین کی طرف واپس نہ لوٹ جاؤ۔

پوری دنیا میں مقیم مسلمانو! اللہ کا وعدہ اب بھی قائم و دائم ہے، زمانہ کتنا ہی تبدیل ہو جائے، حالات کس قدر بدل جائیں جب بھی مذکورہ شرائط پائی جائیں گی اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پورا فرما دے گا، اب جو بھی وعدہ پورا کروانا چاہتا ہے تو وہ شرائط پوری کرے کیونکہ: (وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ) اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنے وعدے پر پکا کون ہو سکتا ہے؟ (التوبہ: ۱۱۱)

یہی وجہ ہے کہ اس امت کے سلف صالحین صحابہ کرام سمیت تمام پیش رو اللہ تعالیٰ پر مکمل اعتماد اور بھروسہ کرتے ہوئے اسی منہج پر قائم تھے، وہ پر عزم ہونے کیساتھ ساتھ کامل ایمان کے حامل تھے، مصیبتوں کو جھیلنے کی طاقت بھی رکھتے تھے، وہ اعلیٰ ترین رہنما رسول اللہ ﷺ کے مکمل پیروکار تھے، وہ لوگ جہاد اور جدوجہد کیساتھ ساتھ نیکیاں بھی مسلسل کرتے، ان میں انقطاع نہیں آنے دیتے تھے، تبھی اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے دین اسلام کو بلندی اور شان و شوکت سے نوازا، اس دھرتی پر مضبوط اسلامی سلطنت وجود میں آئی، اس کی وجہ یہی تھی کہ انہوں نے دنیا کی حقیقت کو پہچان کر اپنی زندگی میں اسے مناسب مقام دیا، چنانچہ انہوں نے ہماری طرح دنیا کی جانب بالکل دھیان نہیں دیا؛ کیونکہ وہ فقیر دنیا سے مکمل آشنا ہو چکے تھے، اس لیے انہوں نے اپنے آپ کو دھوکے میں نہیں رکھا، بلکہ آخرت کی فکر کی، اور اسے مناسب مقام دیا، اس لیے ان کا ہر کام آخرت کیلئے ہوتا تھا؛ کیونکہ اخروی زندگی سرمدی و



ابدی ہے، یہی وجہ ہے کہ ان کیلئے دنیاوی مصائب بالکل ہوا ہو گئیں، لیکن ہماری حالت یہ ہے کہ ہم دنیا حاصل کرنے کیلئے دل شکستہ لے کر بیٹھ گئے اور بہت سے مسلمانوں نے آخرت کیلئے عمل کرنا ہی چھوڑ دیا۔

ابن کثیر رحمہ اللہ نے ۴۶۳ ہجری کے واقعات نقل کرتے ہوئے لکھا ہے: رومی بادشاہ بے شمار گھڑسوار دستوں کی شکل میں پہاڑوں کی طرح اٹھ آیا، ان کی تعداد بہت ہی بڑی تھی، رومی بادشاہ کا یہ عزم تھا کہ اسلام اور مسلمانوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکے، چنانچہ مسلم سلطان تقریباً ۲۰ ہزار کے لشکر کی صورت میں مقابلے میں آیا، اور مشرکین کی تعداد سے خوفزدہ ہونے لگا، جس پر فقیہ ابو نصر محمد بن عبد الملک بخاری نے مشورہ دیا کہ جنگ کا وقت جمعہ کا دن اور زوال کے بعد ہو، کیونکہ اس وقت خطباء مجاہدین کیلئے دعائیں کرتے ہیں، چنانچہ جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو مسلمانوں کے سلطان نے گھوڑے سے اتر کر اللہ کیلئے سجدہ کیا، اور اللہ سے دعا مانگتے ہوئے فتح طلب کی، تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کیلئے اپنی مدد نازل فرمائی، اور انہیں مشرکوں کو چاروں شانے چت کرنے کا موقع دیا، اور یہ واقعی ایک بڑی شان و شوکت والی فتح تھی۔

لیکن آج ہمیں اپنی صورت حال درست کرنے کیلئے سچی کاوش اور جدوجہد کی ضرورت ہے! ایسی قوم کو حفاظت کا الہی وعدہ کیونکر حاصل ہو سکتا ہے جو قرآن و سنت کے نفاذ سے روگرداں ہے! ایک صدی سے متعدد دھماکے میں انسانوں کے بنائے ہوئے دستور کو آئین بنانے والوں کی حفاظت کیسے ہو! اب بھی بہت سے ممالک میں یہی حالت ہے! ایسی قوم کی مدد، نصرت، اور اصلاح کیسے ہو سکتی ہے جن میں غیر اللہ سے امید لگانے والوں کی تعداد غیر معمولی ہو!

یہ صورت حال متعدد اسلامی ممالک میں مزاروں اور قبروں پر دیکھی جاسکتی ہے! ایسی قوم کیسے فلاح پاسکتی ہے جن کا اقتصادی نظام ہی سود پر مبنی ہو! مشرق و مغرب کے پیچھے لگ کر ان کا لین دین ہی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے متصادم ہو! ایسی قوم کیسے کامیاب و کامران ہو سکتی ہے جن میں برائیوں اور بے حیائی کی بھرمار ہو!



متعدد اسلامی ممالک میں یہ بات بالکل واضح طور پر دکھائی دیتی ہے!
 رشوت کی رسیا اور اہلیت (میرٹ) کے قتل میں ملوث قوم کیسے کامیاب و کامران ہو سکتی ہے!
 جس قوم کے معاملات میں دروغ گوئی، دھوکہ دہی، اور ملاوٹ کا راج ہو!
 جس قوم کے معاملات سے صداقت، امانت کا جنازہ نکل چکا ہو!
 جس قوم کے نوجوانوں کے دلوں سے اللہ کیلئے محبت، اور اللہ کیلئے دشمنی کا نظریہ ختم ہو چکا ہو!
 جس قوم کے تعلقات کی بنیاد دنیا بن چکی ہو وہ کیسے کامیاب ہو سکتی ہے!
 یا اللہ! ہماری اور تمام مسلمانوں کی اصلاح فرما، یا اللہ! ہماری اور تمام مسلمانوں کی اصلاح فرما، یا
 اللہ! ہماری اور تمام مسلمانوں کی اصلاح فرما، یا ارحم الراحمین!
 اللہ تعالیٰ میرے آپ کے لئے قرآن مجید کو بابرکت بنائے، اور ہمیں سید الانبیاء والمرسلین کی سیرت سے
 مستفید ہونے کی توفیق دے، اسی پر اکتفا کرتا ہوں، اور اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کیلئے گناہوں
 کی بخشش چاہتا ہوں آپ سب بھی اسی سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگو وہ بہت ہی بخشنے والا اور نہایت
 رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور میں یہ
 بھی گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد اُسکے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالیٰ آپ پر، آپ کی آل، اور
 برگزیدہ صحابہ کرام پر رحمتیں، برکتیں، اور سلامتی نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد..... مسلمانو!

مفتی شخص کو اللہ تعالیٰ تحفظ فراہم کرتا ہے، اور اس کیلئے ہر قسم کی تنگی سے نکلنے کا راستہ اور ہر مصیبت سے
 خلاصی کا انتظام فرماتا ہے، نیز اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اسے امید بھی نہیں
 ہوتی۔

مسلمانو!



لحات اور ایام گزرتے جا رہے ہیں جبکہ اس دنیا میں متعدد مقامات پر ہمارے بھائی و ششگردی، قتل و غارت، جبری جلاوطنی کے خلاف کٹے پھٹے اعضا کیساتھ نبرد آزما ہیں اور یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے، تاریخ انہیں کسی صورت میں بھلا نہیں سکتی اور دماغ سے ظلم کی یہ داستانیں کبھی مٹ نہیں سکتیں، ہم یہی کہتے ہیں کہ حَسْبُنَا اللہُ وَنَعْمَ الْوَكِيلُ نیز ہم اللہ تعالیٰ سے یہ بھی دعا گو ہیں کہ: یا اللہ! امت محمدیہ کی مدد فرما۔

پوری دنیا کو یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ اس کا کامیاب حل یہی ہے کہ اہل حق تک ان کے حقوق پہنچائے جائیں، پوری انسانیت کو حقیقی معنوں میں عدل و انصاف مہیا کیا جائے، اسلامی تقاضوں کے مطابق انسانیت کو تحفظ فراہم کیا جائے، ورنہ اس بات کا خمیازہ اور نقصان پوری دنیا کو بھگتنا پڑے گا۔

امت محمدیہ کے سپرد تو! معاملہ انتہائی سنگین ہے، کیونکہ مسلمانوں کے مسائل حل کرنے کیلئے اللہ کے سامنے جو ادب ہی ایک عظیم معاملہ ہے، اس لیے ہمیں اپنے بھائیوں کیساتھ شانہ بشانہ کھڑا ہونا پڑے گا، کسی دنیاوی مفاد کی خاطر نہیں بلکہ صرف رضائے الہی کیلئے، اس لیے بھی کہ ایمان کے تقاضوں کے مطابق باہمی ربط و اتحاد کی ذمہ داری بخوبی ادا ہو؛ کیونکہ یہ ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے ہم سب پر یکساں عائد کی ہے۔

چنانچہ ہر شخص اپنی استطاعت کے مطابق اپنی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے اللہ کا خوف کھائے، مظلوم مسلمانوں کیلئے بھرپور انداز سے سخاوت کریں، ہر وقت ان کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ سے ہی مدد طلب کی جاسکتی ہے، اور اسی کے سامنے شکایت کی جاسکتی ہے، اسی پر ہمارا توکل ہے، وہی ہمیں کافی اور بہترین کارساز ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک عظیم کام کا حکم دیا ہے، اور وہ ہے نبی ﷺ پر درود و سلام۔

یا اللہ! ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ پر رحمتیں، برکتیں نازل فرما۔

یا اللہ! ہدایت یافتہ خلفائے راشدین، تمام صحابہ کرام، تابعین، اور قیامت تک انکے راستے پر چلنے والے افراد سے راضی ہو جا۔

یا اللہ..... یا جی..... یا قیوم! مسلمانوں کی پوری دنیا میں مشکلات آسان فرما دے۔



یا اللہ! مسلمانوں کی پوری دنیا میں مشکلات آسان فرما دے۔

یا اللہ! مسلمانوں کی پوری دنیا میں مشکلات آسان فرما دے۔

یا اللہ! خونِ مسلم کی حفاظت فرما۔

یا اللہ! خونِ مسلم کی حفاظت فرما۔

یا اللہ! خونِ مسلم کی حفاظت فرما۔

یا اللہ! مسلمانوں کی عزت آبرو کی حفاظت فرما۔

یا اللہ! مسلمانوں کے مال و جان، عزت آبرو، اور وسائل کی حفاظت فرما۔

یا جی! یا قیوم!..... یا اللہ! مسلمانوں کیلئے اپنی مدد نازل فرما۔

یا اللہ! مسلمانوں کیلئے اپنی مدد نازل فرما۔

یا اللہ! مسلمانوں کیلئے اپنی مدد نازل فرما۔

یا اللہ! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے حالات کتاب و سنت کے نفاذ کی برکت سے درست فرما دے۔

یا اللہ! ہمارے اور تمام مسلمانوں کے حالات کتاب و سنت کے نفاذ کی برکت سے درست فرما دے۔

یا اللہ! مؤمن مرد و خواتین کو بخش دے، مسلمان مرد و خواتین کو بخش دے، زندہ و فوت شدہ سب کی

یا اللہ! مؤمن مرد و خواتین کو بخش دے، مسلمان مرد و خواتین کو بخش دے، زندہ و فوت شدہ سب کی

مغفرت فرما۔

یا اللہ! ہمیں تیری رضا حاصل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ یا اللہ! ہمیں تیری رضا حاصل کرنے کی توفیق

یا اللہ! ہمیں تیری رضا حاصل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ یا اللہ! ہمیں تیری رضا حاصل کرنے کی توفیق

عطا فرما۔ یا اللہ! ہمیں تیری رضا حاصل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ یا اللہ! ہماری دینی اور دنیاوی

عطا فرما۔ یا اللہ! ہمیں تیری رضا حاصل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ یا اللہ! ہماری دینی اور دنیاوی

معاملات میں رہنمائی فرما۔ یا اللہ! ہماری دینی اور دنیاوی معاملات میں رہنمائی فرما۔

معاملات میں رہنمائی فرما۔ یا اللہ! ہماری دینی اور دنیاوی معاملات میں رہنمائی فرما۔

یا اللہ! ہمیں شریروں کے شر سے محفوظ فرما۔

یا اللہ! ہمیں شریروں کے شر سے محفوظ فرما۔

یا اللہ! ہمیں شریروں کے شر سے محفوظ فرما۔

یا اللہ! ہمیں شریروں کے شر سے محفوظ فرما۔

یا اللہ! ہمیں شریروں کے شر سے محفوظ فرما۔

یا اللہ! ہمیں شریروں کے شر سے محفوظ فرما۔

یا اللہ! ہمیں شریروں کے شر سے محفوظ فرما۔

یا اللہ! ہمیں شریروں کے شر سے محفوظ فرما۔

یا ذی الجلال والاکرام..... یا اللہ! مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد پیدا فرما۔ یا اللہ! مسلمانوں کی صفوں میں

یا ذی الجلال والاکرام..... یا اللہ! مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد پیدا فرما۔ یا اللہ! مسلمانوں کی صفوں میں

اتحاد پیدا فرما۔ یا اللہ! ان کی شان و شوکت میں اضافہ فرما۔

اتحاد پیدا فرما۔ یا اللہ! ان کی شان و شوکت میں اضافہ فرما۔

یا اللہ! مسلمانوں کے دشمنوں کو ہر جگہ ذلیل و رسوا فرما دے۔

یا اللہ! مسلمانوں کے دشمنوں کو ہر جگہ ذلیل و رسوا فرما دے۔

یا اللہ! مسلمانوں کے دشمنوں کو ہر جگہ ذلیل و رسوا فرما دے۔

یا اللہ! مسلمانوں کے دشمنوں کو ہر جگہ ذلیل و رسوا فرما دے۔



یا اللہ! مسلمانوں کے دشمنوں کو ہر جگہ ذلیل و رسوا فرما دے۔

یا اللہ! مسلمانوں کو پہنچنے والی مصیبتوں کو ان کیلئے دین و دنیا میں بلندی کا باعث بنادے۔

یا اللہ! مسلمانوں کو پہنچنے والی مصیبتوں کو ان کیلئے دین و دنیا میں بلندی کا باعث بنادے۔

یا حی..... یا قیوم..... یا اللہ! ہمارے حکمران کو تیری پسند کے کام کرنے کی توفیق عطا فرما۔

یا اللہ! مسلمانوں کو اچھے حکمران نصیب فرما۔ یا اللہ! مسلمانوں کو اچھے حکمران نصیب فرما۔

یا اللہ! مسلمانوں کو اچھے حکمران نصیب فرما۔ یا اللہ! جو بھی حکمران مسلمانوں پر سختی کرے تو اس پر سختی

فرما۔ یا اللہ! جو بھی حکمران مسلمانوں پر سختی کرے تو اس پر سختی فرما۔ یا اللہ! جو بھی حکمران مسلمانوں پر

سختی کرے تو اس پر سختی فرما۔ یا اللہ! اس پر اپنا حکم نازل فرما دے۔ یا اللہ! اس پر اپنا حکم نازل فرما۔

یا ذوالجلال والاکرام..... یا اللہ! ہمیں بارش عطا فرما۔ یا اللہ! ہمیں بارش عطا فرما..... یا اللہ! ہمیں بارش

عطا فرما..... یا اللہ! ہمیں بارش کا پانی مہیا فرما، یا اللہ! ہمیں بارش کا پانی مہیا فرما۔

یا اللہ..... یا ذوالجلال والاکرام! ہمیں تباہی، غرق، اور نقصانات سے خالی بارش کا پانی مہیا فرما۔ یا

ذوالجلال والاکرام..... یا اللہ! ہمارے ملک اور دیگر اسلامی ممالک میں بارشیں نازل فرما۔ یا

اللہ! ہمارے ملک اور دیگر اسلامی ممالک میں بارشیں نازل فرما۔ یا اللہ! ہمارے ملک اور دیگر اسلامی

ممالک میں بارشیں نازل فرما۔ یا اللہ! ہمارے دلوں کو ایمان کی بارش عطا فرما۔ یا اللہ! ہمارے دلوں کو

ایمان کی بارش عطا فرما۔ ہمارے دلوں کو سید الانام ﷺ کی سیرت والی بارش عطا فرما۔ یا اللہ! ہمارے

فوجیوں کی ہر جگہ پر حفاظت فرما۔ یا اللہ! ہمارے فوجیوں کی ہر جگہ پر حفاظت فرما۔ یا اللہ! ہمارے

فوجیوں کی ہر جگہ پر حفاظت فرما۔ یا ذوالجلال والاکرام.....!

اللہ کے بندو!

اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کیا کرو اور صبح وشام اسی کی تسبیحات پڑھا کرو اور ہماری آخری دعوت بھی یہی

ہے کہ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کیلئے ہیں۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوانح



جوبادہ کش تھے پرانے اٹھے جاتے ہیں



تحریر..... محمد عظیم حاصل پوری

22 دسمبر 2015ء کی صبح نماز کے بعد موبائل فون بند کر کے کچھ لکھنے بیٹھ گیا، ساڑھے 9 بجے کے لگ بھگ موبائل فون آن کیا تو واٹس اپ پر یہ میسج پڑھ کے سکتہ طاری ہو گیا، کہ مؤرخ اسلام، مصنف کتب کثیرہ، تحریک آزادی کے گنام سپاہی، حلقہ علم و دانش کے محور مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب رضائے الہی سے اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون، پھر تو یہ خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی ہر طرف سے sms وصول ہونے لگے گویا ہر علم دوست اور سلفی اپنا اپنا غم ہلکا کرنے کے لیے دوسرے کو اطلاع دے رہا تھا تاکہ اپنے غم میں سب کو شریک کر سکے۔ قحط الرجال کے دور میں ایسے افراد کا اٹھ جانا یقیناً ناقابل تلافی نقصان ہے مگر رضاء الہی سمجھ کر اسے قبول کئے بغیر بھی کوئی چارہ نہیں۔

جنگل میں اتنی خاموشی پہلے تو کبھی نہ تھی

اے کارواں ٹھہر، کوئی ساتھی بچھڑا گیا شاید

جس طرح گلشن میں رنگا رنگ پھول کھلتے ہیں اور پھر مرجھا جاتے ہیں، ان میں کچھ پھول ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی خوشبو مرجھانے کے بعد بھی رہتی ہے ایسے ہی ہمارے موصوف محترم مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ، اگرچہ اس گلشن حیات کو چھوڑ کر چل بسے لیکن ان کی یادیں اور باتیں انہیں دوستوں اور قرطاس تاریخ میں زندہ و تابندہ رکھیں گی۔

جو بادہ کش تھے پرانے اٹھے جاتے ہیں

کہیں سے آب بقائے دوام لے ساقی

گوجرانوالہ جامعہ اسلامیہ سلفیہ سے 2009ء میں مجلہ المکرم کا آغاز کیا، تو پہلا شمار ملنے ہی مؤرخ ابجد بیٹ ڈبئی دوراں مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ نے فون کیا راقم کا تعارف دریافت کیا اور



فرمانے لگے آپ کامیگزین المکرم گو جرانوالہ سے مولانا اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا حکیم محمود سلفی رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار مسجد مکرم سے جاری کرنے پر میں آپ آپ کی ٹیم اور خصوصاً حافظ اسعد محمود سلفی رحمۃ اللہ علیہ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اس کی مسلسل اشاعت کے لیے دعا گو رہوں گا اور جلد ایک خط بھی مبارک باد کا حاضر خدمت کروں گا، اور پھر آپ نے جون 2010ء کو خط بھی لکھا جو مجلہ المکرم کے شمارہ نمبر 6 میں شائع بھی کیا گیا۔ راقم کی یہ موصوف سے پہلی اور آدھی ملاقات تھی۔

آپ کی کتب کا مطالعہ تو اکثر رہتا تھا، سوانح عمری کی ترتیب اور تاریخی مضامین کی تدوین سے تو جنون کی حد تک آپ کو عشق تھا اور اردو ادب میں قلم پر اس قدر گرفت تھی کہ جب بھی آپ لکھتے تو برسوں پہلے کا واقعہ اس شائستگی سے لکھتے ہیں کہ جیسے اس واقعہ کے وقوع کے وقت آپ وہاں ہی موجود تھے۔ ہر تحریر پڑھنے کے وقت خواہش ہوتی کہ نا جانے کب آپ کی زیارت ہوگی، لیکن ایک دن وہ بھی آگیا۔

2011ء کے اخیر کی بات ہے کہ راقم ایک دن لاہور مکتبہ اسلامیہ کے سرپرست جو کہ علم دوستی میں خاصہ نام رکھتے ہیں ہمارے بڑے بھائی محمد سرور عاصم صاحب کے پاس بیٹھے گفتگو ہو رہی تھی کہ اچانک ایک بزرگ نمودار ہوئے، نورانی روحانی اور بارش چہرے والے یہ بزرگ کاؤنٹر پر سرور صاحب سے کھڑے کھڑے شاید کسی ناشر کا کچھ شکوہ کر رہے تھے میں ان کی بات بڑی توجہ سے سننے لگا، بات ختم کی اور چل دیئے، دوکان کی سیڑھی سے پھر واپس آئے اور فرمانے لگے:

”سرور صاحب آپ بڑا دفاع کر رہے ہیں اپنی برادری کا..... لیکن سن لو ”ناشر ہوا

پبلشر“، شر تو دونوں میں ہوتا ہے..... یہ بات کہہ کر مسکراتے ہوئے چل دیئے“

میں نے جلدی سے پوچھا سرور صاحب یہ کون بزرگ تھے تو فرمانے لگے یہی تو تھے مؤرخ الہمدیث مولانا اسحاق بھٹی صاحب، یہ تھی بندہ راقم کی پہلی ملاقات کہ جس میں آپ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا، مجھے یہاں ایک شاعر کا شعر یاد آ رہا ہے:

شرافت بھی عجیب چیز ہے دوست

شر بھی ہے اس میں اور آفت بھی



اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو بیشمار اوصاف حمیدہ سے نوازا تھا۔ ہنس مکھ چہرہ، حسد سے پاک سیدہ، خوش اخلاقی و ملنساری، ہر ایک سے محبت، خوش الحان اور خوش مزاج تھے، مجھے نیٹ پر حافظ عثمان بن خالد مرجالوی صاحب نے یہ تحریر سینڈ کی کہ موصوف رحمۃ اللہ علیہ علماء کنونشن مرکز طیبہ مرید کے تشریف لائے میں بھی اس پروگرام میں شریک تھا آپ اپنی گفتگو میں فرمانے لگے:

”میں کوئی اتنا خطیب تو نہیں..... نہ مجھے کوئی تقریر کے لیے بلاتا ہے..... قلم میرا ہتھیار ہے..... قرطاس میدان..... بس ایک گوشے میں تنہا بیٹھ کر لکھتا رہتا ہوں..... میں کبھی پیر کے پاس نہیں گیا..... پر آج مرید کے آنا پڑ گیا ہے..... یہ باتیں کہہ کر آپ مسکرانے لگے.....“

۱۴۲۸ھ کی بات ہے کہ بھائی رانا حکیم مدثر محمد خان سمندری والے راقم کے پاس تاج مسجد میں آئے اور فرمانے لگے کہ مولانا اسحاق بھٹی صاحب دبستان حدیث کتاب تحریر فرما رہے ہیں انہوں نے بندہ کی ذمہ داری لگائی ہے کہ حافظ عبدالمنان نور پوری صاحب کے حالات لکھ کر یا لکھوا کر دیں تو میں نے ذمہ داری قبول کر لی ہے اب آپ ساتھ چلیں مگر استاد محترم کے پاس جا کر کہنے کی بالمشافہ جرات نہ ہوئی، ہم مولانا محمد مالک بھنڈر صاحب کے پاس پہنچے تو آپ کے مشورے پر رانا صاحب نے خط لکھ کر حالات زندگی کا مطالبہ کیا، جس پر حافظ صاحب نے اپنی سوانح عمری لکھ کر رانا مدثر بھائی کو سمندری پوسٹ کی اور ساتھ اپنے ان شاگردوں کے نام بھی کاپی کر کے پوسٹ کئے جنہوں نے آپ سے سند اجازہ لی تھی۔ جنہیں مدثر صاحب نے مولانا اسحاق بھٹی صاحب کو پہنچا دیا، بھٹی صاحب نے جو دبستان حدیث میں آپ کی سوانح پر تفصیل سے مضمون لکھا ہے یہی مضمون اس کا اصل ماخذ تھا، بھٹی صاحب نے دبستان میں ہمارے شیخ نور پوری رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے چند ایک شاگردوں کا بھی نام درج کیا ہے جن میں راقم کا بھی ذکر کیا ہے۔

آپ کی زندگی کا یقیناً یہ بہت بڑا کارنامہ ہے کہ آپ نے برصغیر کے جلیل القدر علمائے خصوصاً علماء اہل حدیث کے حالات زندگی اور ان کے علمی وادبی کارناموں کو اپنی کتابوں میں محفوظ



کر دیا ہے، یعنی آپ نے 40 کے لگ بھگ کتب تصنیف کیں اور ان کتب اور مضامین کے پچاس ہزار کے قریب قریب صفحات بنتے ہیں۔ انکی چند ایک معروف کتب یہ ہیں:

نقوشِ عظمت رفتہ، بزمِ ارجمنداں، کاروانِ سلف، قافلہ حدیث، گلستان حدیث، دبستان حدیث، تذکرہ قاضی سلیمان منصور پوری، تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی، تذکرہ صوفی محمد عبداللہ، تذکرہ مولانا احمد الدین لکھڑوی، قصوری خاندان، ارغمانِ حنیف، تذکرہ مولانا محمد اسماعیل سلفی، برصغیر میں علم فقہ، برصغیر میں اسلام کے اولین نقوش، برصغیر میں اہل حدیث کی آمد، فقہائے پاک و ہند (دس حصے)، تذکرہ محدث روپڑی، برصغیر کے اہل حدیث خدام قرآن، ہفت اقلیم، برصغیر میں اہل حدیث کی اولیات، برصغیر میں اہل حدیث کی تدریسی خدمات، عارفان حدیث، چنستان حدیث، اسلام کی بیٹیاں۔

ہمارے مدوح و موصوف کا مختصر تعارف: مولانا محمد اسحاق بھٹی بن عبد المجید بن محمد بن دوست محمد بن منصور بن خزانہ بن جیوا، آپ کی پیدائش 5 مارچ 1925ء کو کوٹ کپورہ (ریاست فرید کوٹ ضلع فروز پور) مشرقی پنجاب میں ہوئی۔

آپ نے پانچ سال کی عمر میں دادا مرحوم سے قرآن مجید ناظرہ اور اردو لکھنا پڑھنا شروع کیا اور ساتھ ہی سرکاری اسکول کی پہلی جماعت میں داخلہ لیا۔ یہیں چوتھی جماعت تک پڑھ کر پرائمری پاس کیا۔ دینی تعلیم حضرت مولانا عطاء اللہ حنیف محدث بھوجیانی رحمہ اللہ، حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ، مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ اور اس کے علاوہ انہوں نے کئی اور علماء سے درس قرآن و حدیث لیا۔

تحریک آزادی میں بھی آپ نے اہم کردار ادا کیا، آپ نے اپنی ریاست کی "پرجا منڈل" میں شمولیت اختیار کر لی، جس کے صدر اس زمانے میں گیانی ذیل سنگھ تھے۔ اس سلسلے میں آپ کو کئی مصائب اٹھانے پڑے تھے۔ تحریک آزادی کے سلسلے میں آپ کئی بار جیل بھی گئے، جیل کا ایک واقعہ آپ نے اپنی کتاب نقوشِ عظمت رفتہ میں درج کیا ہے، فرماتے ہیں۔

فرید کوٹ کے داروغہ جیل کا نام عجائب سنگھ تھا، بہت شریف اور نرم آدمی تھا، حتی الامکان کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا تھا، ایک دن دس بجے کے قریب وہ ہمارے پاس آیا اور کہا: میں صابن بھیج



رہا ہوں، مہربانی کر کے آج آپ اپنے کپڑے دھولیں، ہم اس پر متعجب ہوئے کیونکہ آج صابن ملنے والا دن تو نہیں تھا، دوسرے دن دس بجے کے قریب عجائب سنگھ آیا اور کہا: مہربانی فرما کر میرے ساتھ چلے وہ دیوڑھی میں لے گیا، ہم نے دیکھا کہ ایک گورے چٹے صاحب وہاں تشریف فرما ہیں، ان کے ساتھ ریاست کے چیف سیکرٹری رام سنگھ بیٹھے ہیں، ہمیں دیکھ کر یہ دونوں کھڑے ہو گئے، اور سب سے ہاتھ ملائے۔ کھدر پوش آدمی نے چیف سیکرٹری سے کہا: آپ تشریف لے جائیے میں ان سے ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔

میں سمجھا کہ یہ بھیم سین سچر ہوں گے، لیکن انہوں نے بتلایا: میرا نام سیف الدین کچلو ہے اور میں پنجاب کا نگریس کا صدر ہوں۔ میں نے ان سے کہا: پنجاب کا نگریس کے صدر تو مولانا سید محمد داؤد غزنوی تھے۔ انہوں نے بتایا: نئے انتخاب میں مولانا داؤد غزنوی صدر نہیں رہے، اب یہ ذمہ داری مجھ پر ڈال دی گئی ہے۔ ڈاکٹر کچلو نے بتایا کہ باہر تحریک زوروں پر چل رہی ہے، یہاں کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے کانگریس ہائی کمان نے مجھے یہاں بھیجا ہے، ایک دو دن میں پنڈت جواہر لال نہرو یہاں آ رہے ہیں، وہ مہاراجہ سے گفتگو کریں گے، پر جامنڈل کے مطالبات مان لئے جائیں گے اور آپ لوگوں کو رہا کر دیا جائے گا۔

کچھ عرصے بعد پنڈت نہرو فرید کوٹ آئے، لیکن ریاست میں دفعہ 144 نافذ تھی، وہ بذریعہ ریل آئے، بہت بڑا ہجوم ان کے استقبال کے لئے فرید کوٹ کے ریلوے اسٹیشن پر جمع تھا، وہ ہجوم کے ساتھ پیدل چلتے ہوئے شہر میں داخل ہونے لگے تو فیروز پوری دروازے پر ایک ہندو مجسٹریٹ کھڑا تھا، اس نے ان کو کاغذ دکھایا اور کہا کہ شہر میں دفعہ 144 نافذ ہے، آپ اندر نہیں جاسکتے۔ پنڈت جی نے کاغذ کا وہ پرزہ ان کے ہاتھ سے پکڑا اور اسے پھاڑ کر زمین پر پھینکتے ہوئے کہا: ہم اس طرح کے کاغذ کے پرزوں کو اسی طرح کیا کرتے ہیں۔ پھر ہجوم سے مخاطب ہو کر بولے: بڑھو نوجوانو! اس کے بعد وہ غلہ منڈی گئے اور وہاں جا کر تقریر کی۔ بعد ازاں راجہ فرید کوٹ ہر اندر سنگھ نے اپنی کار بھیجی اور پنڈت جی کو اپنے محل میں آنے کی دعوت دی۔ وہ وہاں گئے اور دونوں نے باہم بات چیت کی۔ اس کے نتیجے میں ہمیں رہا کر دیا گیا۔



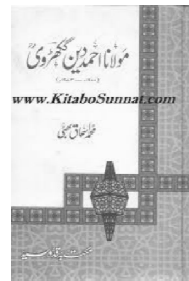
پاکستان ہجرت کے بعد آپ پر کیا بنتی آپ نے اپنی خودنوشت میں لکھا ہے کہ: 14 اگست 1947ء کو ملک تقسیم ہو گیا تو 21 اگست 1947ء کو ہم اپنے قدیم مسکن سے نکلے اور قصور آ گئے، ایک مہینہ دس دن وہاں رہے، پھر اپنے خاندان کے ساتھ ضلع لائل پور (موجودہ فیصل آباد) کی تحصیل جڑاں والا کے ایک گاؤں چک نمبر 53 گ ب منصور پور میں آ گئے، یہ وہی لائل پور ہے جسے ہم نے مسلمان بنا کر فیصل آباد کے نام سے موسوم کر دیا ہے، کافر کو مسلمان بنایا جائے تو سنا ہے بہت ثواب ہوتا ہے، چنانچہ حصول ثواب کے لئے ہم نے بے شمار گلیوں، محلوں، سڑکوں، دیہاتوں، قصبوں اور شہروں کو مسلمان بنا دیا ہے اور اللہ کی مہربانی سے اس طرح ہم جنتی ہو گئے ہیں، علاوہ ازیں سکولوں اور کالجوں کو بھی ہم نے دائرہ اسلام میں داخل کر لیا ہے اور اس طرح جنت الفردوس میں داخلہ اپنے لئے پکا کر لیا ہے۔ ہمارے موجودہ گاؤں چک 53 گ ب کو ڈھیسیاں بھی کہا جاتا ہے۔

بھٹی صاحب 24 جولائی 1948ء سے لے کر 2015ء تک مختلف جماعتی اور سرکاری کئی ایک عہدوں پر فائز رہے بالآخر اللہ رب العزت کا بلاوا آپہنچا اور 22 دسمبر 2015ء کو اللہ کو پیارے ہو گئے اور ان شاء اللہ اللہ کی جنت کے وارث بن گئے۔ آپ کا پہلا نماز جنازہ لاہور ناصر باغ میں دوپہر 2 بجے مولانا ڈاکٹر حماد لکھوی رحمۃ اللہ علیہ (شعبہ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی) نے پڑھایا اور دوسرا نماز جنازہ آپ کے آبائی گاؤں ڈھیسیاں میں نماز عشاء کے بعد پڑھایا گیا اور رقت آمیز لہجے میں دعاؤں کے ساتھ آپ کو اس دنیا سے رخصت کیا۔

زندگی تھی تری مہتاب سے تابندہ تر خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر
مثل ایوانِ سحر مرقدِ فروزاں ہو تیرا نور سے معمور یہ خاکِ شبتاں ہو تیرا



آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اخبار جامعہ

جامعہ امام احمد بن حنبلؒ اہل حدیث

سٹی قصور کی سرگرمیاں



مدیر الجامعہ کے قلم سے.....!

14 اگست 2014ء کو جامعہ کی سٹی قصور میں ابتدا کی گئی اور الحمد للہ علمی و تحقیقی و تبلیغی سفر کامیابیوں کی طرف

جاری ہے۔ جامعہ کے تحت درج ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔

۱: علوم اسلامیہ۔ اس میں درس نظامی کی دو کلاسز جاری ہیں دینی اور عصری تعلیم کا اہتمام ہے۔ محدود نشستوں پر

داخلہ جاری ہے۔ طلبہ کو تمام سہولیات جامعہ کی طرف سے دی گئی ہیں۔

۲: شعبہ تحقیق و تصنیف و نشر و اشاعت۔ اس کے تحت ابھی تک کئی ایک کتب مکمل لکھی جا چکی ہیں اور کئی پر کام

جاری ہے۔ فی الحال تین پروجیکٹ پر کام ہو رہا ہے۔

۱: لوگوں کے شعبہ جات کا لحاظ کرتے ہوئے ان کو پیش آمدہ مسائل سمجھانے کے لیے ایک دینی نصاب مرتب

کیا جا رہا ہے۔ مثلاً بچوں کا دینی نصاب، کسانوں کا دینی نصاب، شادی شدہ کا دینی نصاب، اساتذہ کا دینی

نصاب، ڈاکٹروں اور حکیموں کا دینی نصاب، حکمرانوں کا دینی نصاب اور تاجروں کا دینی نصاب وغیرہ

لکھی جا چکی ہیں والحمد للہ۔ اور بعض پر کام جاری ہے۔

۲: دوسرا اہم پروجیکٹ جس پر جامعہ کی ٹیم کام کر رہی ہے وہ برصغیر کے محدثین کی نادر ترین کتب ہیں ان پر بھی

تحقیقی کام جاری ہے اور کئی ایک کتب شائع کی جا رہی ہیں۔ والحمد للہ۔

۳: محدثین کے حالات اور ان کی کتب حدیث کا منہج۔ اس پر بھی کام جاری ہے اور ماہنامہ محدث لاہور میں یہ

مبارک سلسلہ شائع ہو رہا ہے۔ یہ کام اپنی نوعیت کا اردو میں منفرد کام ہے۔

الحمد للہ جامعہ ہر ماہ ایک یا دو کتب بھی شائع کر رہے ہے اب تک ہماری درج ذیل کتب شائع ہو چکی ہیں

۱: چہرے اور عدت کے احکام۔ ۲: طہارت کے احکام۔ ۳: روزہ رکھنے سے پہلے پچاس بنیادی اصول۔ ۴: خرید و

فروخت سے پہلے پچاس بنیادی اصول۔ ۵: جامعہ کی سالانہ رپورٹ۔ اور شادی شدہ کا دینی نصاب

اور اساتذہ کا دینی نصاب زیر طبع ہیں۔

۳: شعبہ جالیات و دعوت و تبلیغ۔ اس شعبہ میں روایتی انداز سے بہت کراہیک نئے انداز میں کام کیا جا رہا، ضلع قصور، ضلع اوکاڑہ، ضلع ساہیوال اور لاہور کے مختلف مقامات پر منظم طریقے سے مستقل تفہیم الاسلام کورسز اور سوال و جواب سیکشن جاری ہیں۔ گزشتہ ایام میں اس شعبہ کی ٹیم نے مختلف مقامات پر اصول تجارت ورکشاپ، عقیدہ اسماء و صفات ورکشاپ، طہارت ورکشاپ، ترجمہ کلاسز کا اہتمام کیا اور اب ”نماز کورس“ کئی ایک جگہوں پر مستقل جاری ہے۔ ہماری ٹیم بے لوث اور بلا تفریق تمام مکاتب فکر کی مساجد، سکول، یوشن سنٹر، پبلک مقامات پر لوگوں کو اسلامی بیداری کا درس دے رہی ہے اور کئی گھنٹوں پر مشتمل سوال و جواب سیکشن کا اہتمام کر رہی ہے، اس شعبہ میں اہل علم کی لمبی چوڑی ٹیم ہمارا ساتھ دے رہی ہے۔ اور عوام اور علماء کرام کے ہاں ہمارے پروگرام بہت ہی مقبول ہیں اور ان کو بہت ہی زیادہ پزیرائی ملی ہے۔ اور انگریزی ماہ کے ہر پہلے اتوار بعد نماز ظہر تا نماز عصر جامعہ میں علماء اور مفکرین کے مابین جدید فقہی مسائل پر مشتمل مذاکرہ علمیہ ہوتا ہے۔ ۴: آن لائن فتاویٰ۔ اس کے تحت موبائل، سکاٹپ، وٹس اپ، ای میل اور فیس بک پر سوالات کے جوابات دیے جاتے ہیں۔

۵: جامعہ امام احمد بن حنبل ایس ایم ایس سروس۔ اس کے تحت روزانہ ہمارے ملک بھر سے مختلف نمائندے ہزاروں افراد تک اسلامی ایس ایم ایس کرتے ہیں۔

۶: شعبہ انٹرنیٹ۔ اس میں ویب سائٹس، بلاگز، آن لائن کلاسز، فیس بک، وٹس اپ پر کام جاری ہیں اور یوٹیوب کی طرف سے بھی جالیات۔ پاک کے نام سے ہمارا ایس ایم ایس روزانہ چلتا ہے۔ جامعہ کی مطبوعات اور تحقیقی مضامین ہماری بلاگز پر دستیاب ہیں۔

گزارش: جامعہ کی اپنی ذات بلندنگ نہیں ہے، جامعہ کو اپنی زمین کی اشد ضرورت ہے مخیر حضرات اس خیر کے عمل میں بڑھ چڑھ کر ہمارے ساتھ تعاون کریں۔

مدیر الجامعہ: ابن بشیر الحسینی: 0302.0323.4056187: مدیر شعبہ جالیات: محمد آصف سلفی

ibrahim.alhusainwy: سکاٹپ: 0300.0334.0342.4303536

ویب: mtaipk.blogspot.com: فیس بک: جامعہ ابن حنبل قصور

وٹس اپ: 03024056187: ای میل: ialhusainwy@gmail.com

قارئین کرام! مجلہ ”الْمُحَمَّدِيَّة“ خود پڑھئے..... دوست و احباب کو تحفہ
میں دیجئے یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہے

 **ISO 9001:2000**
CERTIFIED COMPANY



asia

Kitchen Sink & Laboratory Bowl

GUJRANWALA PH:055- 4555505-4555002

E.mail: asiasink@brain.net.pk www.asiasink.com

asia supreme kitchen sink
(STAINLESS STEEL)



DURABLE & EVER SHINE

asia export quality



asia classic



Asia Plus Export Quality



Asia Plus Export Quality

asia special size kitchen
counter bowl



asia astle



Main hole Cover D No-999



Jali Push SIMPLE



Jali Push Dosing



Jali Screw



Jali Cup



Jali Cup Whole



Jali Katora



TOP QUALITY IN PAKISTAN

ملنے کا پتہ

041-2647308 - 0321-6607308 ایٹن پر بازار بالٹانل چیک آف پنجاب فیصل آباد پاکستان

0333-6607308 - 0300-8658535 غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان

e-mail: Islamicbookcompany@gmail.com

اسلامک بک کمپنی